تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

September-13, 2023

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ہندی ڈے منانے کے لیے ویبنیار کا انعقاد

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ سیاسیات اور سروجنی نائیڈو سینٹر فار وومینس اسٹڈیز (ایس این سی ڈبلیو ایس) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ہندی ڈے ہفتہ تقریبات کے حصے کے طور پر ہندی ڈے کی یاد میں بارہ ستمبر دو ہزار تئیس کو مشترکہ طور پر ایک ویبینار بعنوان 'آج کے عہد میں بیرون ممالک میں ہندحامی (بھارتیہ!) کی تشکیل میں ہندی زبان کی اہمیت' منعقد کیا۔

(پدم شری) پروفیسر نجمہ اختر، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروگرام میں بطور سرپرست شرکت کی۔ ڈاکٹر شبھا نکر مشرا، ڈپٹی جنرل سیکریٹری، وشوا ہندی سیکریٹریٹ موریشش نے پروگرام میں بطور مقرر کلیدی خطبہ حصہ لیا۔ ویبینار کے پینل میں بطور شرکائے بحث ڈاکٹر شہزاد احمد انصاری، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، کمشنر فار سائنٹفک اینڈ ٹکنیکل ٹرمینولوجی، وزارت تعلیم، حکومت ہند اور ڈاکٹر انوشبد، سینئر اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ہندی، تیزپور یونیورسٹی نے حصہ لیا۔

ویبینار کی صدارت صدر شعبہ سیاسیات اور سروجی نائیڈو سینٹر کی اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر بلبل دھر جیمس نے کی۔ ویبنار کے کنوینر شعبہ سیاسیات کے پروفیسر نوید جمال اور باحث سروجنی نائیڈو سینٹر کی ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر آمنہ مرزا تھیں۔

کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر شبھا نکر مشرا نے بیرون ممالک میں مقیم ہندوستانیوں میں ایک کل ہندحامی شناخت کی تشکیل میں ہندی زبان کی اہمیت پر تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے بشمول سرکاری زبان ہندی کے دیگر موضوعات جیسے کہ پائے دار ترقی کا تصور، لسانی تکثیریت، سرکاری سطح پر ہندی زبان کا فروغ، بیرون ہندوستان مقیم ہندوستانیوں کا تصور، بیرون ہندوستان ہندوستان کی دنیا، ہندی دنیا کی ایجاد: مقامی اور بیرونی، بیرون ممالک ہندی ادبیات اور بیرون ممالک میں ہندی کے رنگارنگ روپ وغیرہ پر تفصیل سے اپنی آرا پیش کیں۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ورلڈ ہندی سیکریٹریٹ ہندی کو ایک عالمی زبان کے طور پر مستحکم کرنے کی سمت میں کوشش میں کر رہی ہے اور اس بات کی بھی سعی جاری ہے کہ ہندی کو اقوام متحدہ میں ایک تسلیم شدہ زبان کے طور پر شامل کیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ چالیس سے زیادہ ممالک میں چھے سو سے زیادہ یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں ہندی ترسیل، شراکت، اور علوم کی زبان ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ لسانی تکثیریت کی توجہ دیسی زبانوں کی اہمیت کے اعتراف پر ہوتی ہے جس میں متنوع

لسانی پس منظر، امنگیں اور زبان کی اہم استعمالات ہوتے ہیں۔ یہ صرف علوم اور معلومات کی ترویج واشاعت کے لیے اہم نہیں ہے بلکہ ایک اشتمالی اور پائے دار معاشرے کی تشکیل کے لیے بھی اہم ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ہندی زبان کے فروغ کے لیے حکومت کی سطح پر وزارت داخلہ اور وزارت تعلیم کام کر رہے ہیں۔

بیرون ہندوستانیوں کے تناظر میں انھوں نے کہا کہ جو لوگ ہندوستان کو خیر آباد کہہ کر دنیا کے دوسرے علاقوں میں سکونت پذیر ہو چکے ہیں وہ گرچہ الگ ملکوں میں بستے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں تاہم وہ بھارت سے جڑے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی بین الاقوامی تنظیم برائے مائیگریشن کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں آباد ہندوستانیوں کی آبادی ایک اعشاریہ سات پانچ کروڑ ہے جو دنیا میں سے سب سے زیادہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ بدیسوں میں ہندی کے کئی روپ سامنے آئے ہیں جیسے کہ سری نیم میں سرنامی ہندی، سرنامی ہندوستانی اور سرنامی؛ گوئینا میں گیانی بھوجپوری، جنوبی افریقہ میں نٹالی ہندی، موریشش میں سیر و لے، بھوجپوری ہندی۔ فجی میں فجی ہندی اور فجی بال، اور تری نیداد میں تری نیداد ہندی وغیرہ۔

ڈاکٹر انشبد نے کہا کہ ہندوستان ایک لسانی تکثیریت اور رنگا رنگ تہذیب کا ملک ہے۔ دنیا میں بہت ساری زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ہندوستان ایک واحد ملک ہے جہاں سب سے بڑی تعداد میں الگ الگ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہندی زبان کا کوئی علاقہ نہیں کیوں کہ یہ پورے ملک کی زبان ہے۔ ہندی زبان کے عالمی اثرات سے بحث کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہندی دنیا بھر میں ایک سو چالیس ملکوں میں بولی جاتی ہے۔ اپنے دورہ پرتگال کی یاد تازہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ پرتگال کے سیکوریٹی آفیسر نے ان سے ہندی میں بات کی اور ان کی مدد کی۔ انھوں نے شمال مشرق میں ہندی کی ترقی کو کافی تفصیل سے بتایا اور ریمنا سری واستو، راجا راگھوداس، رجنی کانت چکرورتی، اور گوپی ناتھ کی خدمات کو اجاگر کیا۔ خلیج ممالک میں ہندی کی روز افزوں مقبولیت کے سلسلے میں انھوں نے کہا کہ ہندی کو، سعودی عرب میں عربی اور انگریزی کے بعد عدالت کی تیسری زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے

ڈاکٹر شہزاد احمد انصاری نے ہندی زبان کے فروغ میں سائنٹفک اینڈ ٹکنیکل ٹرمینولوجی کمیشن کے کام کا ذکر کیا۔ ذخیرۂ الفاظ کو زرخیز بنانے کے پروسیس کی تفصیل کو واضح کیا اور بتایا کہ ذخیرۂ الفاظ کو متمول کرنے میں رکاوٹیں آتی ہیں لیکن ایسے الفاظ کو ہی ترجیح دی جاتی ہے جو عوام کے لیے مناسب ہوں۔ اس موقع پر ڈاکٹر آمنہ مرزا نے کہا کہ ایک زبان قوم کی تعمیر اور اس کے تصورات کی طرف دلالت کرتی ہے۔ یونیورسٹیاں پوری دنیا کو جوڑنے کا کام کرتی ہیں۔ آج کے دور میں جہاں وشو گرواور وشواتما کی بات ہو رہی ہے یہ احساس یونیورسٹیوں سے چھن چھن کر باہر آ رہا ہے۔

پروفیسر نوید جمال کے باقاعدہ اظہار تشکر کے ساتھ ویبینار اختتام پذیر ہوا۔

تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی